بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعمال ایسے کہ رب روٹھے

دین اسلام واحد وہ دین ہے جو کامل امن وسلامتی کا ضامن ہے۔ اسلام ایسے اصول وضوابط بتلاتا ہے جنھیں اختیار کر کے امن قائم کیا جا سکتا ہے، یہی وہ دین حنیف ہے جو حصول جنت کی ترغیب دینے کے ساتھ دخول جنت والے اعمال وذرائع بھی بیان کرتا ہے۔ یہ ترہیب جہنم کے ساتھ آتش دوزخ سے بچاؤ کا لائحہ عمل بھی بتلاتا ہے۔ حصول جنت اور جہنم سے بچاؤ کے بنیادی عوامل واسباب اور کلیدی اعمال میں سے ایمان وتوحید بھی ہے، بلکہ شریعت کا اصل مطلوب ومقصود ہی یہی ہے اور اسی کی بنا پر دیگر اعمال قبول ہو کر جنت نصیب ہوتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ أُولَـئِکَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُون﴾ (البقرۃ ۲:۸۲)

''جن لوگوں نے ایمان لانے کے بعد اعمالِ صالحہ کو سرانجام دیا، یہی جنت کے مالک ہیں جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایمان کو کلیدِ جنت قرار دیتے ہوئے فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهِ! لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا)) (صحیح مسلم: ۵۴)

''قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم صاحب ایمان ہونے تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے''

کچھ ایسے اعمال بھی ہیں جن کی وجہ سے آدمی خود کو صاحبِ ایمان سمجھنے کے باوجود رحمت الٰہی کا حقدار قرار نہیں پاتا اور رب کی ناراضگی اس کا مقدر ٹھہرتی ہے، جیسے کہ شرک ہے۔ اس کی سنگینی بیان کرتے ہوئے رب تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّهُ مَن يُشْرِکْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أَنصَارٍ﴾ (المائدہ: ۵/۷۲)

''بلاشبہ جو اللہ کے سوا کسی کو شریک بنائے گا، اس پر اللہ نے جنت کو حرام کر دیا ہے، اس کا ٹھکانہ آتش دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا''

شریعت اسلامیہ نے اس شرک جیسے مہلک مرض سے بچنے کے لیے تمام وہ رستے مسدود کر دیئے جن کا بالواسطہ یا بلا واسطہ شرک سے تعلق ہے تاکہ ایک بندہ مؤمن اپنے ایمان کو بچا کر جنت کا حقدار بن سکے۔ انھیں شرکیہ اور اعمالِ بد میں سے چند ایک کا ذیل میں تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ نظر بد:

نظر بد لگنا ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اَلْعَيْنُ حَقٌّ'' (صحیح البخاری، ۵۷۴۰) ''نظر لگنا برحق ہے۔'' خود رسول اللہ ﷺ نے نظر بد سے بچنے کا طریقہ بھی بتلایا ہے۔ اس کے لیے آپ اپنے نواسے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو یہ دعا پڑھ کر دم کیا کرتے تھے ''أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ'' (صحیح البخاری: ۳۳۷۱)

نظر بد سے بچاؤ کے لیے مسنون عمل چھوڑ کر شرکیہ اور غیر مسنون طریقہ کار اختیار کرنا ایمان کے لیے انتہائی خطرناک ہے جیسے: مکان پر اوندھی ہنڈیا رکھنا، گاڑی وغیرہ کے سامنے یا پیچھے جوتا لٹکانا، سیاہ کپڑا باندھنا یا شرکیہ تعویذ لٹکانا۔ اسی طرح کسی قسم کی دھات، لکڑی اور پتھر کے متعلق نفع یا نقصان کا عقیدہ رکھنا سراسر غلط اور شرکیہ عمل ہے، جس سے اجتناب ضروری ہے۔

۲۔ حصول نفع کے لیے انگوٹھی پہننا:

عورتوں کی طرح مردوں کے لیے بھی چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے۔ لیکن حصولِ منفعت یا دفع بلا کے لیے کسی قسم کی بھی انگوٹھی پہننا بالکل ناجائز اور شرکیہ عمل ہے، کیونکہ اس میں غیر اللہ کے لیے الٰہی اختیارات کو ثابت کرنا ہے۔ حدیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے پیتل کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی، آپ اس سے پوچھتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ یہ بیماری سے بچاؤ کے لیے ہے۔ اس پر آپ فرماتے ہیں کہ اس سے تو تیری بیماری میں اضافہ ہی ہوگا اور کچھ نہیں۔ (المعجم الکبیر: ۷۰۰۶)

۳۔ بیماری سے بچاؤ کے لیے کڑا پہننا:

حصول نفع یا نقصان سے بچاؤ کے لیے بازو یا ٹانگ میں کڑا پہننا بھی ممنوع اور شرکیہ عمل ہے۔ سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو بازو میں پیتل کا کڑا پہنے دیکھ کر فرمایا: تم پر صد افسوس! یہ کیا ہے؟ وہ بولا کہ یہ بیماری اور کمزوری کا علاج ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے تو تیری بیماری اور کمزوری مزید بڑھے گی، جلدی کرو ابھی اتار دو، اگر اسی حالت میں تیری موت واقع ہوگئی تو کبھی نجات نہیں پائے گا۔ (مسند احمد: ۲۰۰۰۰)

۴۔ شرکیہ دم کیا دھاگا باندھنا یا تعویذ لٹکانا:

کسی بھی نیک یا برے مقصد سے ہاتھ، پاؤ، یا گلے میں دھاگا باندھنا بھی شرکیہ عمل ہے جس سے احتراز ضروری ہے۔ اس کی دلیل سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول حدیث ہے، ایک روز حضرت عبداللہؓ اپنے گھر آئے تو اپنی بیوی کو گلے میں دھاگا باندھے دیکھ کر پوچھتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟! بتلایا کہ بیماری کی وجہ سے فلاں عورت سے دم کروا کر ڈالا ہے۔ حضرت عبداللہؓ غصہ سے دھاگے کو توڑ کر پھینک دیتے ہیں اور فرماتے ہیں: عبداللہ کے گھر والے تو اس شرک سے بیزار ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ((اِنَّ الرُّقیٰ وَالتَّمائِمَ وَالتِّوَلَۃَ شِرْکٌ))

اس پر ان کی بیوی کہتی ہیں کہ آپ ایسے کیوں کہہ رہے ہیں۔ میری آنکھ میں تکلیف تھی، فلاں یہودی سے دم کروانے پر وہ رک جاتی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ شیطان کی کارستانی تھی۔ وہ اپنے ہاتھ سے یہ شرارت کر رہا تھا، جب یہودی سے دم کرواتی وہ شرارت کرنے سے رک جاتا۔ تجھے اس طرح کرنا چاہیے تھا جس طرح رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے، آپ پڑھا کرتے تھے:

((اَذْھِبِ الْبَأسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِی لَاشِفَاءَ اِلّاشِفَاءُکَ شِفَاءً لَایُغَادِرُ سَقَمًا))

(مسند احمد:۳۵۱۵)

اس سے ایک تو یہ معلوم ہوا ہے کہ صرف کسی بزرگ کی نسبت سے تو کیا، دم کیا ہوا دھاگا بھی ناجائز ہے۔ کسی کے دم سے کوئی تکلیف ختم ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ عمل درست ہے، بلکہ دم کرونے والے آدمی کا بھی توحید پرست ہونا ضروری ہے، وگرنہ وہ شرکیہ دم کردے گا جس سے شیطان کا مطلب پورا ہونے پر وہ تکلیف دینے سے رک جائے گا۔

اسی طرح ابن ابی شیبہ میں ایک واقعہ مذکور ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کی بیمار پرسی کے لیے گئے، دیکھتے ہیں کہ اس نے اپنے بازو پر دھاگہ باندھا ہوا ہے، اس سے پوچھتے ہیں کہ یہ کیا ہے؟! وہ بولا کہ یہ دھاگہ دم کیا ہوا ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اس دھاگے کو کھینچ کر توڑ دیتے ہیں اور فرماتے ہیں "لَوْمُتَّ مَاصَلَّيْتُ عَلَيْكَ" (ابن ابی شیبہ:۲۳۴۶۳)

''اگر اسی طرح تیری موت واقع ہوجاتی تو میں کبھی تیری نماز جنازہ نہ پڑھاتا''

۵۔ستاروں کی گردش پر یقین رکھنا:

نجومی نجم سے ہے۔ نجم کا معنی ستارہ ہے۔ نجومی کا مطلب ہے ستاروں سے حساب و کتاب لگانے والا۔ کسی ایسے آدمی کے پاس جانا بالکل حرام ہے جو ستاروں کے ذریعے'' کل کیسا گزرے گا'' کی باتیں بتائے یا حالات کی خرابی اور بہتری کی خبر دے کیونکہ ستاروں میں کسی طرح کا کرشمہ ماننا کفر ہے۔ حدیث مبارکہ ہے کہ ایک دفعہ بارش ہوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھانے کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: جس نے کہا کہ اللہ کی رحمت اور اس کے فضل سے بارس ہوئی ہے اس نے ستاروں کا کفر کیا اور اللہ پر ایمان کا اظہار کیا جس نے کہا کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے اس نے اللہ کا کفر کیا اور وہ ستارے پر ایمان لایا۔ (صحیح البخاری: ۱۱۴۷صحیح مسلم :۷۱)

۶۔مظاہرِ قدرت میں کرشمہ ماننا:

مظاہرِ قدرت کو کسی طرح کا کرشمہ ماننا بھی شرعی طور پر ناجائز ہے۔ اس کی مثال حدیث مبارکہ سے بھی ملتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے سیدنا ابراہیم کی وفات پر سورج کو گرہن لگا۔ کافر کہنے لگے کہ حضرت ابراہیم کی وفات کی وجہ سے گرہن لگا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باطل عقیدے کا رد کرتے ہوئے فرمایا:

((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَ لَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا)) (صحیح البخاری:۱۰۴۳وصحیح مسلم:۹۰۱)

''ان سورج اور چاند کو کسی کی موت اور پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم انھیں اس حالت میں دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو۔''

دیگر حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿أربع فی أمتی من أمر الجاهلية لا يتر كونهن: الفخر فی الأحساب و الطعن فی الأنساب والاستسقاء بالنجوم﴾ (صحیح مسلم:۹۳۴)

''میری امت میں چار کام دورِ جاہلیت کے ہیں......ستاروں کے ذریعے بارش مانگنا۔''

سورج، چاند، ستاروں، سیاروں یا دیگر خلائی یا زمینی مخلوق میں کس طرح کا کرشمہ ماننا اور پھر اس سے نفع یا نقصان کا عقیدہ رکھنا شرکیہ عمل ہے۔

۷۔ کاہن اور عرّاف کے پاس جانا:

کاہن یا اعرّاف ہر وہ آدمی ہے جو ہاتھ کی لکیر دیکھ کر، خط کھینچ کر، کنکریوں کے ذریعے یا کسی اور علم کا دعویٰ کرتے ہوئے ماضی یا مستقبل کی غیبی خبریں دے، ایسے آدمی کے پاس قسمت معلوم کروانا یا ہاتھ دکھانے کے لیے جانا منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی سخت وعید بیان کرتے ہوئے فرمایا: ((من اتی کاھنا فصدقه بما یقول فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ)) (ابوداوٗد: ۳۹۰۴)

’’جو غیب کی باتیں بتانے والے کسی کاہن یا عرّاف کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرتا ہے اس نے مجھ پر نازل ہونے والی وحی کا انکار کر دیا۔‘‘

۸۔ جادو ٹونا کرنا کروانا:

جادو برحق ہے، لیکن جادو کرنا یا کروانا حرام ہے۔ جادوگر اگرچہ باذن اللہ ہی اپنے غلط مقصد میں کامیاب ہوتا ہے لیکن پھر بھی جادو کے ذریعے مطلوب تک پہنچنا شرعاً ممنوع اور کبیرہ گناہ ہے۔ قرآن کریم میں عمل جادو کو کفر قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سات ہلاک کرنے والے امور بتلائے، فرمایا: ((اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ)) (صحیح البخاری: ۲۷۶۶) ان سات میں سے ایک جادو بھی ہے۔

جادو کی سنگینی کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ اس بھیانک دھندے میں مبتلا جادوگر کی سزا قتل ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں باقاعدہ یہ حکم نامہ جاری کیا تھا کہ تمام جادوگر مرد و عورت قتل کر دیے جائیں۔

جادو کا علاج بذریعہ جادو کروانا بھی ناجائز ہے۔ جادو کا علاج جائز دم اور قرآنی آیات کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔

حافظ محمد فیاض الیاس الاثری
رکن دار المعارف لاہور
۰۳۰۶۔۴۴۳۶۶۶۲
۱۲۔۲۔۲۰۲۰